مسنون تراویح آٹھ رکعات

بجواب

بیس رکعت تراویح کا ثبوت

www.KitaboSunnat.com

مؤلف

محمد اسلم ربّانی

(ایم اے - بی ایڈ)

فاضل علوم اسلامیہ وطب و جراحت

نظر ثانی

حافظ عبد الغفور صاحب (ناظم مرکزیہ ضلع سرگودھا) (فاضل علوم اسلامیہ)

ناشر: جماعت اہلحدیث کدھی آڑا وادارہ البلاغ المبین فروکہ تحصیل ساہیوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی نسلم علی رسولہ الکریم اما بعد!

نبی مکرم و معظم محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت قبول اعمال کی شرط ہے، تکمیل ایمان کا تقاضا، رشد و ہدایت، صراط مستقیم اور اللہ تعالیٰ سے محبت کا واحد ذریعہ ہے جبکہ روگردانی اعمال کی بربادی کا باعث ہے، مجھے ایک ساتھی نے بیس رکعات تراویح کا ثبوت کے عنوان پر ایک رسالہ دیا وہ رسالہ مفتی عبدالقدوس ترمذی مہتمم جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودہا کا مرتب کردہ ہے، اس ساتھی نے جواب لکھنے کو کہا، جواب لکھتے وقت میں نے فقہ حنفی کی کتب سے اکثر حوالہ جات دیئے ہیں، ان کتب کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ عصر حاضر کے مقلدین نے امام ابوحنیفہ کی تقلید کو چھوڑ دیا ہے اور اپنے اکابرین کے فتاوٰی جات سے یکسر روگردانی کر لی ہے، ایسا کیوں ہے؟ دوسروں کو غیر مقلد کہنے والے خود غیر مقلد کیوں بن گئے ہیں؟

عقائد کے متعلق ایک مثال ملاحظہ فرمائیں، مذکور مفتی صاحب کا مرتب کردہ پاکٹ سائز پمفلٹ عقائد علماء دیوبند اھل سنت والجماعۃ کے صفحہ نمبر ۹ میں ہے کہ ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعا میں انبیاء علیھم السلام اور اولیاء اللہ کا وسیلہ جائز ہے ان کی حیات میں بھی اور ان کی وفات کے بعد بھی مثلاً یوں کہے کہ یا اللہ! میں بوسیلہ فلاں بزرگ دعا کی قبولیت چاہتا ہوں، جبکہ فقہ حنفی میں اس کے خلاف لکھا ہے اور اسے مکروہ گردانا گیا ہے۔ (الھدایہ ج2، ص478)

میں نے صرف ایک مثال پر اکتفا کیا ہے، اس طرح کی مثالیں اور بھی ہیں جن کی تردید فقہ حنفی کی کتب میں موجود ہے لیکن مفتی صاحب اور ان جیسے نام نہاد حنفی اس تردید کو نہیں مانتے، اس سے قبل میں بذات خود حنفی تھا انہی چیزوں کو دیکھ کر میں نے مسلک اہلحدیث قبول کر لیا ہے، میں نے حنفی و سلفی دونوں مدارس سے فراغت کی اسناد حاصل کی ہیں۔

مفتی صاحب نے اپنے مؤقف کو ثابت کرنے کیلیے ایک روایت بھی باسند پیش نہیں کی، اگر مفتی صاحب صحیحین کی کوئی روایت بے سند لکھتے تو اعتراض نہ تھا، سیدھی بات ہے اگر سند مضبوط ہو تو اسے کوئی بھی نہیں چھپاتا، اس سے ثابت ہوا کہ مفتی صاحب کے مضبوط سند والی ایک روایت بھی نہ ہے۔

میں اپنے مؤقف کے اثبات کیلیے صحیح احادیث اور آثار صحابہ پیش کروں گا اور سیدہ عائشہ صدیقہ کی حدیث پر اٹھنے والے اعتراضات کا جواب بھی دوں گا، مفتی صاحب سے چند سوالات کروں گا اور جوابات کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طالب بھی رہوں گا، مفتی صاحب نے اپنے اکابرین کی مخالفت کرتے ہوئے تہجد اور تراویح کو الگ الگ نماز شمار کیا ہے، مفتی صاحب نے بیس رکعات تراویح پر اتنا زور دیا کہ اس کی خلاف ورزی پر گمراہی و ضلالت کا فتویٰ لگا دیا، جبکہ حنفی علماء نے آٹھ رکعات تراویح کو سنت نبوی کہا ہے۔

صحاح ستہ (صحیح بخاری، صحیح مسلم، ابوداود، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ) میں سے کسی ایک کتاب میں کوئی ایک روایت بھی بیس رکعات تراویح کی نہ ہے، جبکہ آٹھ رکعات کا ثبوت ابن ماجہ کے علاوہ صحاح ستہ کی تمام کتب میں ہے، مفتی صاحب نے جن کتب اور ابواب سے بیس رکعات تراویح کے دلائل دیئے ہیں ان میں آٹھ رکعات کی احادیث بھی موجود ہیں، تقلید میں اسیر مفتی صاحب کو ضعیف آثار تو نظر آ گئے لیکن صحیح مرفوع احادیث نظر نہ آئیں تلك اذا قسمة ضيزى۔

مفتی صاحب نے اپنی پیش کردہ حدیث نمبر۲ کے ترجمہ میں تحریف کی ہے۔

مجھے جواب لکھنے کے لیے متعدد لائبریوں کا رخ کرنا پڑتا، جید علماء سے رابطہ کرنا پڑتا، اس سلسلہ میں حافظ عبدالغفور صاحب آف فروکہ (ناظم مرکزیہ ضلع سرگودھا) نے خصوصی علمی معاونت فرمائی، میں جملہ احباب جماعت کا بے حد ممنون ہوں جنہوں نے اشاعت کے سلسلہ میں مالی معاونت فرمائی۔

میں نے جو حوالہ جات پیش کیے ہیں وہ ان کتب سے ہیں جو مجھے میسر ہوئیں ایڈیشن کی تبدیلی کی وجہ سے صفحات کا فرق پڑ سکتا ہے، مفتی صاحب کے بہت سے حوالہ جات کو میں نے چھوا بھی نہیں کیونکہ بعض مقامات پر مفتی صاحب نے صفحہ نمبر نہیں لکھا اور بعض کا تعلق صرف اقوال کے ساتھ ہے اور بعض اقوال کا مفتی صاحب نے ترجمہ چھوڑ دیا ہے کیونکہ وہ اقوال مفتی صاحب کے مؤقف کے خلاف تھے۔

اس سے قبل بندہ کا آل پاکستان مقابلہ میں انعام یافتہ مقالہ بعنوان فضائل مصطفیٰ مئی 2009 میں شائع ہوا ہے، رسالہ ہٰذا کی پہلی اشاعت جولائی 2011 میں ہوئی اب دوسری اشاعت مارچ 2021 میں ہو رہی ہے، اس کے علاوہ ایک تیسرا رسالہ حقانیت رفع الیدین اپریل 2013 میں طبع ہوا، اللہ تعالیٰ ان مساعی حسنہ کو بندہ احقر کی نجات کا ذریعہ اور والدہ مرحومہ کے ایصال ثواب کا ذریعہ بنائے، آمین۔

حکیم محمد اسلم ربانی فاضل علوم اسلامیہ حنفیہ وسلفیہ وایم اے عربی وناظم طبع وتالیف مرکزیہ ضلع سرگودھا

خادم جامع مسجد المنار اہلحدیث کدّ ی آڑا (اصغر آباد) ساہیوال سرگودھا فون نمبر 03016758840

مرکزی جمعیت اہل حدیث واہل حدیث یوتھ فورس ضلع سرگودھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمٰن الرحیم الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علیٰ سید المرسلین وآله وازواجه واصحابه اجمعین۔

ازل سے حق و باطل کی جنگ جاری ہے اور تا قیامت جاری رہے گی، اختلاف کی صورت میں قرآن نے یہ اصول بیان کیا ہے کہ اگر تمہارا کسی چیز میں جھگڑا ہو جائے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف آ جاؤ، اگر آپ راہ حق کے متلاشی ہیں تو تعصب سے بالاتر ہو کر صاف دل اور کشادہ ذہن کے ساتھ فریقین کے دلائل پڑھیں آپ پر روز روشن کی طرح حق واضح ہو جائے گا، ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اختلاف میں تقلید کی بجائے تحقیق سے کام لے، مسئلہ تراویح میں اہلحدیث ڈنکے کی چوٹ یہ اعلان کرتے ہیں کے مسنون تراویح مع وتر گیارہ رکعات ہیں بیس تراویح سنت نہیں۔

مفتی عبدالقدوس (ساکن ساہیوال ضلع سرگودہا) نے بیس رکعت تراویح کے ثبوت میں جو رسالہ لکھا ہے اس میں درج شدہ تمام روایات و آثار ضعیف ہیں، مولانا محمد اسلم ربانی (ساکن اصغر آباد تحصیل ساہیوال) نے ان کے رسالے کا جواب لکھ کر تمام دلائل کی کھلی کھول کر رکھ دی ہے، قارئین کو انصاف کی دعوت دیتے ہیں

قرآن مجید میں ارشاد ہے

بل نقذف بالحق على الباطل فيدمغه فاذا هو زاهق ولكم الويل مما تصفون

ہم حق کو باطل پر پس وہ اس کا بھیجا نکال دیتا ہے اور گھوٹ اسی وقت نابود ہو جاتا ہے اور جو باتیں تم بناتے ہو اس سے تمہاری ہی خرابی ہے۔　(پ۱۷)

بندہ نے اس سے قبل مسئلہ طلاق پر مفتی مذکور کے رسالہ کا جواب لکھا تھا جو البیان المحکم بجواب (ایک مجلس کی تین طلاق کا شرعی حکم) کے نام سے شائع ہوا دو سال گذر چکے ہیں مفتی صاحب ابھی تک اس کا جواب نہیں لکھ سکے، مسنون تراویح آٹھ رکعات بجواب بیس رکعت تراویح کا ثبوت بھی ایک مسکت جواب ثابت ہوگا　(انشاءاللہ)۔

بندہ نے اپنی علمی استعداد کے مطابق جواب لکھنے میں رہنمائی کی ہے اور نظر ثانی بھی کی ہے اللہ تعالیٰ اخلاص کے ساتھ سنت کے مطابق اعمال صالحہ بجالانے کی توفیق عطاء فرمائے آمین۔

حافظ عبدالغفور ناظم اعلیٰ مرکزیہ ضلع سرگودھا (17.07.2011)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آٹھ رکعات تراویح سنت نبوی ہے

حدیث نمبر 1:عن ابی سلمة ابن عبدالرحمن انه اخبره انه سأل عائشة كيف كانت صلاة رسول الله ﷺ فی رمضان فقالت ما كان رسول الله ﷺ یزید فی رمضان ولا فی غیره علی احدی عشرة رکعة۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے سیدہ عائشہؓ سے سوال کیا کہ رمضان میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کس طرح تھی تو آپ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زائد نہ پڑھتے تھے۔ (صحیح البخاری ج1 ص269، صحیح مسلم ج1 ص254)

معترضین کا اعتراض اور اس کا جواب

اعتراض: اس حدیث میں نماز تہجد کا ذکر ہے نہ کہ تراویح کا

جواب: قیام رمضان، تراویح، صلوۃ اللیل، تہجد اور قیام اللیل یہ سب نام ایک ہی نماز کے ہیں، کسی حدیث میں مذکورہ نماز کیلئے تراویح کا لفظ استعمال نہیں ہوا بلکہ احادیث میں قیام رمضان اور صلوۃ اللیل کا لفظ استعمال ہوا ہے، یعنی قیام رمضان اور صلوۃ اللیل ایک ہی نماز کے دو نام ہیں۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے سوال رمضان کی نماز کا ہوا لیکن جواب میں آپ نے غیر رمضان کو بھی شامل کیا، غیر رمضان کو شامل کرنے کی کیا وجہ ہے ام المومنین کے جواب سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک رمضان اور غیر رمضان کی نماز یعنی تراویح اور تہجد میں فرق نہ ہے، کیونکہ آپ نے رمضان غیر رمضان دونوں صورتوں میں بلا امتیاز رات کی نماز گیارہ رکعات بیان فرمائی ہے، بالفرض تراویح کو بیس اور تہجد کو گیارہ رکعت الگ الگ نماز شمار کریں تو یہ کل (31) رکعتیں بنتی ہیں جبکہ ام المومنین نے فرمایا کہ آپ ﷺ رات کی نماز رمضان اور غیر رمضان گیارہ رکعات سے زائد نہ تھی۔

حدیث نمبر 2:سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں: کان رسول الله ﷺ یصلی فیما یفرغ من صلاة العشاء وهی التی یدعوالناس العتمة الی الفجر احدی عشرة رکعة

رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز جس کو لوگ عتمہ کہتے ہیں سے لے کر فجر تک گیارہ رکعات پڑھتے تھے۔

(صحیح مسلم ج1 ص254)

یہ حدیث عشاء سے فجر تک کے درمیانی وقفہ میں تعداد رکعات کے لیے بالکل واضح ہے۔

ابن ماجہ کی طویل حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے 23، 25، 27، ان تین راتوں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوقات کی تبدیلی کے ساتھ رات کے پہلے، دوسرے، تیسرے حصہ میں با جماعت نماز تراویح پڑھائی تیسری رات صحابہ کرامؓ کو تراویح کی مشغولیت کی وجہ سے سحری کے فوت ہونے کا ڈر محسوس ہونے لگا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تیسری رات تراویح پڑھتے پڑھتے سحری کے فوت ہونے کا وقت قریب ہو گیا تھا، یعنی تراویح کے بعد تہجد پڑھنے کا وقت ہی نہ بچا، یعنی عدم وقت کی وجہ سے تہجد پڑھنا ناممکن تھا اب مفتی صاحب اور دیگر معترضین (تراویح اور تہجد میں فرق کرنے والے حضرات) اس حدیث کو پیش نظر رکھ کر جواب دیں کہ

فتهجد به نافلة لك کے مصداق نبی ﷺ نے تیسری رات

1۔ تہجد کی نماز کب پڑھی؟

2۔ کیا آپ ﷺ نے تراویح سے پہلے تہجد پڑھی تھی؟

3۔ کیا تراویح سے پہلے تہجد پڑھی جا سکتی ہے؟

4۔ اگر پڑھی جا سکتی ہے تو اس کا کیا ثبوت ہے؟

مفتی صاحب سے یہ سوالات اس لیے کیے ہیں کہ انہوں نے اپنے رسالہ کے صفحہ (3) پر لکھا ہے حضرت عائشہؓ کی دوسری روایات بتلاتی ہیں کہ آپ ﷺ تہجد کے علاوہ رمضان میں اور نماز پڑھتے تھے، مفتی صاحب نے یہ دعوٰی تو کر دیا کہ آپ ﷺ تہجد کے علاوہ اور نماز پڑھتے تھے لیکن اس کا ثبوت پیش نہ کر سکے اور یہ نہ بتا سکے کہ اور کونسی نماز پڑھتے تھے۔

چوتھی رات صحابہ کرام کے انتظار کے باوجود آپ ﷺ نماز تراویح پڑھانے کے لیے تشریف نہ لائے تشریف نہ لانے کی یہ وجہ بیان فرمائی:

ولكني خشيت ان تفرض عليكم صلوة الليل

اور لیکن مجھے خوف ہوا کہ تم پر رات کی نماز فرض نہ ہو جائے۔ (صحیح مسلم ج1 ص259)

صحیحین میں اس نماز کے بارے میں مشترکہ الفاظ یہ ہیں "وذالك فى رمضان"

ان الفاظ سے ثابت ہو گیا کہ یہ نماز تراویح ہی تھی اس حدیث کی عبارت پر غور فرمائیں قیام رمضان یعنی تراویح کے لیے صلوة الليل کا لفظ استعمال ہوا ہے، معلوم ہوا تراویح اور صلوة الليل ایک ہی نماز کے دو نام ہیں۔

اعتراض کا جواب آئمہ محدثین کے ابواب کی روشنی میں

ا۔ امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد امام محمدؒ نے سیدہ عائشہؓ کی مذکور حدیث کو باب قيام شهر رمضان کے تحت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نقل کیا ہے، گویا کہ ان کے نزدیک یہ حدیث تراویح کے متعلق ہے لیکن عصر حاضر کا مقلد اس بات کو ماننے کے لیے تیار نہ ہے۔ (مؤطا امام محمد ص 138)

۲۔ امام بخاریؒ نے اس حدیث کو باب قیام النبی ﷺ باللیل فی رمضان و غیرہ کے تحت نقل کیا ہے معلوم ہوا کہ امام بخاریؒ کے نزدیک بھی تہجد اور تراویح میں فرق نہ ہے۔ (صحیح بخاری ج 1 ص 269)

۳۔ امام ابوداؤد نے اس حدیث کو باب فی صلوۃ اللیل میں نقل کیا ہے۔ (ابوداؤد ج 1 ص 189)

اس سے قبل حدیث سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے صلاۃ اللیل کا لفظ تراویح کے لیے استعمال ہوا ہے

حدیث نمبر 3: نا محمد بن العلاء بن کریب نا مالك۔ یعنی ابن اسماعیل۔ح و ثنا محمد عثمان العجلی ناعبیداللہ۔یعنی ابن موسیٰ۔نا یعقوب۔ وهو محمد بن عبید اللہ القمی۔عن عیسٰی بن جاریة عن جابر عبداللہ قال صلی بنا رسول اللہ ﷺ فی رمضان ثمان رکعات والوتر

سیدنا جابرؓ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں آٹھ رکعات اور وتر پڑھائے۔

(صحیح ابن خزیمہ ج 2 ص 138)

اسنادہ وسط (میزان الاعتدال ج 3 ص 138)،

حافظ ابن حجرؒ نے اس روایت پر نقد نہیں کیا (فتح الباری ج 3 ص 10)،

علامہ بنوریؒ حنفی نے لکھا ہے کہ ابن حجرؒ کی تلخیص اور فتح الباری میں یہ شرط ہے ان کا کسی حدیث پر سکوت اس کے قوی ہونے پر دلیل ہے۔ (معارف السنن ج 1 ص 385)

۳ اثر: وحدثنی عن مالك عن محمد بن یوسف عن السائب بن یزید انه قال امر عمر بن الخطاب ابی بن کعب و تمیم الداری ان لیؤما للناس باحدی عشرة رکعة قال و کان القاری یقرأ با لمئین حتّٰی کنا نعتمد علی العصٰی من طول القیام وما کنا ننصرف الا فی بزوغ الفجر

سیدنا عمرؓ نے سیدنا ابیؓ بن کعب اور سیدنا تمیمؓ داری کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو گیارہ رکعات پڑھائیں قاری مئین (دوسو آیات) پڑھتا تھا یہاں تک ہم لکڑی پر سہارا لگاتے تھے اور ہم فجر کے قریب فارغ ہوتے تھے۔ (مؤطا امام مالک مع تنویر الحوالک ج 2 ص 105)

علامہ شوق نیمویؒ حنفی فرماتے ہیں کہ اسنادہ صحیح یعنی اس کی سند صحیح ہے۔ (آثار السنن ص 250)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعداد تراویح کے متعلق علماء احناف کا مؤقف

1۔ علامہ عبدالحیؒ لکھنوی نے آٹھ رکعات تراویح کی حدیث کے تحت لکھا ہے کہ صرف مذکور مقدار (آٹھ رکعات ہی) سنت ہوگی اور جو اس سے زائد ہو وہ نماز مستحب ہوگی۔

2۔ یہی مؤقف علامہ ابن ہمامؒ حنفی کا فتح القدیر میں ہے۔ (حاشیہ الهدایہ مع الدرایہ ج1 ص157)

3۔ جناب انور شاہ کاشمیریؒ رقمطراز ہیں یہ تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی تراویح آٹھ رکعات تھیں اور کسی روایت سے ثابت نہیں کہ آپ ﷺ نے تراویح اور تہجد کو الگ الگ پڑھا ہو۔
(العرف الشذی ج1 ص 286,287)

4۔ ملا علی قاری حنفیؒ فرماتے ہیں: ان التراويح في الأصل احدى عشر بالوتر جماعة فعله صلى الله عليه وسلم ثم تركه لعذر بلاشبہ تراویح مع وتر جماعت کے ساتھ گیارہ رکعات ہی ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے ادا کیں پھر عذر کی بنا پر چھوڑ دیا۔ (مرقاۃ بحوالہ حاشیہ مشکوٰۃ ص115)

5۔ یہی بات علامہ شامیؒ نے درمختار کی شرح میں تحریر کی ہے۔ (فتاوی شامی ج2 ص45)

اکابرین احناف علماء دیوبند نے اپنی کتب میں آٹھ رکعات تراویح کے ثبوت کو تحریر کیا ہے جبکہ مفتی اسے یکسر چھوڑ دیا ہے ایسا کیوں ہے؟

مفتی صاحب کی پیش کردہ مرفوع روایت اور اس کی حقیقت

عن ابن عباس ان رسول الله ﷺ كان يصلي في رمضان عشرين ركعة والوتر

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں بیس رکعت اور وتر پڑھتے تھے۔ (بیس رکعت ص 2 بحوالہ التعلیق الحسن علی آثار السنن)

جواب: امام بیہقیؒ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ اس روایت کو نقل کرنے میں ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان العبسی الکوفی منفرد ہیں، امام ترمذی نے اسے منکر الحدیث کہا ہے، امام نسائی، دولابی، اور ابن حجر نے متروک الحدیث کہا ہے۔ (تقریب ص114)

علامہ ابن ہمام حنفیؒ نے التعلیق الممجد میں، علامہ زیلعی حنفیؒ نے نصب الرایہ میں، علامہ عبدالحی لکھنوی حنفی نے التعلیق الممجد میں علامہ نیموی حنفی تعلیق آثار السنن میں مذکور راوی کو ضعیف کہا ہے اور سیدہ عائشہؓ کی آٹھ رکعات والی حدیث کے خلاف بتایا ہے۔ (بحوالہ مرعاۃ ج4 ص 321,322)

مفتی صاحب نے اپنے مؤقف کے اثبات کیلئے صرف ایک ضعیف مرفوع روایت پیش کی ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باقی مرفوع روایات ایسی لائے ہیں جن میں تعداد کا ذکر نہ ہے، اور اس بات کے وہ خود معترف ہیں۔

مفتی صاحب کی عربی گرائمر ولغت سے جہالت

مفتی صاحب کی پیش کردہ مرفوع حدیث نمبر ۲ کا اصل متن: قالت عائشة رضي الله عنها كان رسول الله ﷺ يجتهد في العشر الأواخر مالا يجتهد في غيره۔ (بیس رکعت ص 2 بحوالہ صحیح مسلم)

مفتی کا پیش کردہ ترجمہ: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں (عبادت کے لیے) زیادہ مشقت کرتے تھے کہ غیر رمضان میں اس قدر مشقت نہ کرتے۔

اس حدیث کا درست ترجمہ: سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں (عبادت کے لیے) جتنی محنت ومشقت کرتے تھے اتنی دیگر عشروں میں نہ کرتے تھے۔

سوال ا: غیر رمضان'' کے لیے عربی عبارت میں کونسا لفظ استعمال ہوا ہے؟

سوال ۲: غیرہ میں 'ہ' کا مرجع کیا ہے؟ دونوں سوالوں کا جواب مفتی صاحب کے ذمہ لازم ہے۔

مفتی صاحب نے دیگر عشروں کا ترجمہ غیر رمضان کر دیا، اس ترجمہ ومفہوم میں زمین آسمان کا فرق ہے، یہ حقیقت ہے کہ یہ نام نہاد مفتی ہیں اور حدیث کے مقابلے میں طفل مکتب ہیں۔

مفتی صاحب کی طرف سے پیش کردہ آثار اور ان کی حقیقت

اثر نمبر ا: عن يزيد بن خصيفة عن السائب بن يزيد قال كانوا يقومون على عهد عمر ابن خطاب في شهر رمضان بعشرين ركعة قال يقرأون بالمئين وكانوا يتوكأون على عصيهم في عهد عثمان ابن عفان من شدة القيام

حضرت سائبؓ بن یزید فرماتے ہیں سب لوگ رمضان کے مہینہ میں حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بیس رکعت پڑھتے تھے اور حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں لوگ مئین پڑھتے (اور سنتے) تھے، اور قیام کی سختی کی وجہ سے اپنی لاٹھیوں پر سہارا لگاتے تھے۔ (بیس رکعت ص 5 بحوالہ بیہقی)

جواب: اس اثر کی مکمل سند یہ ہے: اخبرنا ابو عبد الله الحسنين محمد الحسين بن فنجويه الدينوري بالدامغان، ثنا احمد بن اسحاق السني انبأ عبدالله بن محمد بن عبدالعزيز البغوي ثنا علي بن الجعد انبأ ابن ابي ذئب عن يزيد ابن خصيفة عن السائب بن يزيد۔

علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں کہ علامہ شیرویہ اپنی تاریخ میں کہتے ہیں کہ راوی ابن فنجویہ دینوری ثقہ صدوق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منکر روایات کو کثرت سے بیان کرنے والے خوش نویس اور تصانیف کثیرہ کے مصنف تھے۔

(سیر اعلام النبلاء ج17 ص383)

1۔ منکر روایات کو کثرت سے بیان کرنے والے کی روایت قابل اعتماد نہیں ہوتی۔

2۔ مفتی صاحب نے ترجمہ میں سب کا لفظ لکھا ہے "سب" کیلیے عربی عبارت میں کونسا لفظ استعمال ہوا ہے اس کی وضاحت مفتی صاحب کے ذمہ ہے؟

3۔ اس اثر کا سیدہ عائشہؓ کی صحیح مرفوع حدیث کے ساتھ تقابل نہیں کیا جا سکتا۔

4۔ اس اثر میں سیدنا عثمانؓ کے دور میں لوگوں کے بیس رکعات پڑھنے کا ذکر نہیں بلکہ بلکہ دو سو آیات پڑھنے کا اور لاٹھیوں پر ٹیک لگانے کا ذکر ہے۔

5۔ اس اثر میں جماعت کا ذکر نہیں ہے۔

6۔ اس اثر میں یہ نہیں ہے کہ سیدنا عمرؓ اور سیدنا عثمانؓ نے بیس رکعات کا حکم دیا تھا یا خود بیس پڑھیں تھیں۔

اثر نمبر ۲۔ عن یزید بن رومان قال کان الناس یقومون فی زمان عمر فی رمضان بثلاث وعشرین رکعۃ۔ یزید بن رومان کہتے ہیں کہ سب لوگ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ۲۳ رکعت پڑھتے تھے۔

(بیس رکعت ص5 بحوالہ بیہقی)

جواب: اس اثر کی مکمل سند یہ ہے: انبأ ابو احمد العدل انبأ محمد بن جعفر المزکی ثنا محمد بن ابراھی ثنا ابن بکیر ثنا مالك عن یزید بن رومان۔

اس اثر میں یزید بن رومان راوی ہے جس نے سیدنا عمرؓ کا زمانہ نہیں پایا۔ (نصب الرایہ ج2 ص154)

لہٰذا اس کی بات قابل اعتماد نہ ہوگی۔

یزید کی وفات ۱۳۰ھ کو ہوئی (تہذیب التہذیب ج11 ص325)

سیدنا عمرؓ کی وفات یکم محرم ۲۳ھ کو ہوئی (الفاروق ص180)

اس طرح یزید کی عمر بالفرض ۱۰۰ سال بھی تصور کر لیں پھر بھی وہ سیدنا عمرؓ کی وفات کے سات سال بعد پیدا ہوئے، یعنی یہ روایت منقطع ہے اور منقطع روایت قابل عمل نہیں ہوتی ترجمہ میں سب کا لفظ مفتی صاحب اپنی طرف سے شامل کیا ہے۔

اثر نمبر ۳: عن یحیٰ بن سعید ان عمر بن الخطاب امر رجلا یصلی بھم عشرین رکعۃ

حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعت پڑھائے۔ (بیس رکعت ص5 بحوالہ ابن ابی شیبہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: اس اثر کی مکمل سند یہ ہے: حدثنا عن وكيع عن مالك بن يحيىٰ بن سعيد

علامہ نیموی" حنفی نے آثار السنن میں یحییٰ" بن سعید کے بارے میں لکھا ہے کہ اس نے حضرت عمرؓ کو نہیں پایا۔ (التعلیق ص 205,206)

یہ روایت منقطع ہے، لہٰذا اسے دلیل نہیں بنایا جا سکتا۔

اثر نمبر ۴: عن عبد العزيز بن رفيع قال كان ابى بن كعب يصلى بالناس فى رمضان بالمدينة عشرين ركعة و يوتر بثلاث۔

حضرت ابیؓ بن کعب رمضان میں لوگوں کو مدینہ میں بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

(بیس رکعت ص 5 بحوالہ ابن ابی شیبہ)

جواب: اس اثر کی سند یہ ہے: حدثنا حميد بن عبد الرحمٰن عن حسن عن عبد العزيز بن رفيع

علامہ نیمویؒ حنفی کہتے ہیں عبد العزیز بن رفیع نے ابی بن کعب کو نہیں پایا یہ روایت منقطع ہے لہٰذا قابل اعتماد نہیں۔ (التعلیق ص 206)

اثر نمبر ۵: وروينا عن شتير بن شكل وكان من اصحاب على انه كان يؤمهم فى شهر رمضان بعشرين ركعة ويوتر بثلاث۔

شتیر بن شکل سے روایت ہے یہ حضرت علیؓ کے شاگردوں میں سے تھے وہ رمضان میں بیس رکعت کے ساتھ امامت کراتے تھے اور تین وتر پڑھاتے تھے۔ (بیس رکعت ص 5 بحوالہ بیہقی)

جواب: اس اثر کی مکمل سند یہ ہے: و انبأ ابو زكريا بن ابى اسحاق انبأ ابو عبد الله محمد بن يعقوب ثنا محمد بن عبد الوهاب انبأ جعفر بن عون انبأ ابو الخصيب روينا عن شتير بن شكل

اس کا جواب اثر نمبر ا میں ملاحظہ فرمائیں۔

اثر نمبر ۶: عن ابى عبد الرحمٰن السلمى عن على قال دعا القراء فى رمضان فأمر منهم رجلا يصلى بالناس عشرين ركعة قال وكان على يوتر بهم۔

ابو عبد الرحمٰن" سلمی حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے قراء کو رمضان میں بلایا اور ان میں سے ایک آدمی کو بیس تراویح پڑھانے کا حکم دیا اور وتر حضرت علیؓ پڑھاتے تھے۔ (بیس رکعت ص 6 بحوالہ بیہقی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: اس اثر کی مکمل سند یہ ہے :اخبرنا ابو الحسن بن فضل القطان ببغداد انبأ محمد بن احمد بن عیسیٰ بن عبدك الراضی ثنا ابو عامر عمرو بن تمیم ثنا احمد بن عبداللہ بن یونس ثنا حماد بن شعیب عن عطاء بن السائب عن ابی عبد الرحمان السلمی عن علی۔

علامہ نیموی حنفی نے اس سند میں موجود راوی حماد بن شعیب کو ضعیف کہا ہے (تحفۃ الاحوذی ج2 ص75)
ابن معین اور امام نسائی نے بھی ضعیف کہا ہے، امام بخاری نے کہا ہے فیہ نظر، امام ابوحاتم نے لیس بالقوی کہا ہے یعنی احادیث میں پختہ نہیں۔ (میزان الاعتدال ج1 ص596)

علامہ ابن ھمام حنفی نے اپنی تالیف التحریر میں امام بخاری کے مذکور الفاظ کی صراحت کی ہے جس راوی کے متعلق وہ کہیں فیہ نظر اس روایت کو دلیل نہ بنایا جائے اور نہ ہی بطور شاہد پیش کیا جائے اور نہ ہی قابل اعتماد سمجھا جائے، اس سند میں حماد بن شعیب کے استاد عطاء بن سائب ہیں جن کے بارے میں علامہ ذھبی فرماتے ہیں عطاء آخری عمر میں مختلط ہو گئے تھے اور حافظہ خراب ہو گیا تھا۔ (میزان الاعتدال ج3 ص71)

اثر نمبر ۷: عن عمرو بن قیس عن ابن ابی الحسناء ان علیا امر رجلا یصلی بھم فی رمضان عشرین رکعۃ۔ ابن ابو الحسناء سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے ایک آدمی کو امر کیا کہ لوگوں کو بیس رکعت پڑھائے۔ (بیس رکعت ص6 بحوالہ ابن شیبہ)

جواب: اس کی مکمل سند یہ ہے: حدثنا وکیع عن حسن بن صالح عن عمرو بن قیس عن ابن ابی الحسنا۔ امام بیہقی نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے: فی ھذا الاسناد ضعف یعنی اس کی سند ضعیف ہے۔ (السنن الکبریٰ للبیھقی ج2 ص700) علامہ نیموی حنفی فرماتے ہیں کہ اس اثر کا مدار ابو الحسناء راوی پر ہے اور وہ مجہول راوی ہے (التعلیق ص207) ابن حجر نے ابو الحسناء راوی کو مجہول الحال اور ساتویں طبقے کے رواۃ میں شمار کیا ہے۔ (تقریب ص294)

اثر نمبر ۸: عن عطاء قال ادرکت الناس وھم یصلون ثلاثا وعشرین رکعۃ بالوتر حضرت عطاءؒ فرماتے ہیں کہ میں نے سب لوگوں کو تراویح کی نماز ۲۳ رکعت میں وتر پڑھتے دیکھا (بیس رکعت ص6، ابن شیبہ)

جواب: اس کی مکمل سند یہ ہے: حدثنا ابن نصیر عن عبد المالك عن عطاء

عطاء بن ابی رباح نے ۱۱۵ھ میں وفات پائی ہے وفات کے وقت انکی عمر ۸۸ سال تھی اس حساب سے ان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیدائش ۲۷ھ بنتی ہے آپ نے عہد صدیقی وفاروقی نہیں پایا۔(اکمال فی اسماء الرجال لصاحب المشکوٰۃ ص611)

عہد عثمانی کے اختتام پر وہ آٹھ سال کے بچے تھے، عہد علوی کے اختتام پر وہ تیرہ سال کے تھے، اس اثر میں یہ نہیں بتایا گیا کہ اس نے صحابہ کرامؓ کو دیکھا یا تابعین کو اور اسی طرح یہ بھی وضاحت نہیں کہ باجماعت پڑھتے دیکھا یا اکیلے اکیلے اس اثر سے بیس رکعت تراویح قطعاً سنت نبوی اور سنت خلفاء راشدین ہونا ثابت نہیں ہوتیں، مفتی صاحب نے ترجمہ میں ''سب'' کا لفظ اپنے پاس سے شامل کیا ہے۔

اثر نمبر۹: انبأ ابوالخصیب قال کان یؤمنا سوید بن غفلة فی رمضان فیصلی خمس ترویحات عشرین رکعة۔ ابوالخصیبؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں سویدؒ بن غفلہ ماہ رمضان پانچ ترویحے یعنی بیس رکعات پڑھاتے تھے۔ (بیس رکعت ص6 بحوالہ بیہقی)

جواب: اس کی مکمل سند اور جواب اثر نمبر ۶ میں گذر چکا ہے، یعنی اس کی سند وہی ہے جو اثر نمبر ۶ کی ہے۔

اثر نمبر۱۰: عن نافع بن عمر قال کان ابن ابی ملیکة یصلی بنا فی رمضان عشرین رکعة۔
حضرت نافعؒ بن عمر فرماتے ہیں کہ رمضان میں ابن ابی ملیکہؒ ہم کو بیس رکعت پڑھاتے تھے۔
(بیس رکعت ص6 بحوالہ ابن ابی شیبہ)

جواب: اس کی سند میں حدثنا وکیع کا لفظ محذوف ہے۔
نافعؒ بن عمر اور ابن ابی ملیکہؒ یہ دونوں صحابی نہیں ہیں، اس کا بقیہ جواب اثر نمبر ۱۱ میں آئے گا۔

اثر نمبر۱۱: عن سعید بن عبید ان علی بن ربیعة کان یصلی بهم فی رمضان خمس ترویحات و یوتر بثلاث۔ سعیدؒ بن عبید سے مروی ہے علیؒ بن ربیعہ انہیں پانچ ترویحے یعنی بیس رکعت پڑھاتے تھے اور تین وتر۔

(بیس رکعت ص6 بحوالہ ابن ابی شیبہ)

جواب: اس کی سند میں حدثنا الفضل بن دکین کا لفظ محذوف ہے، اور علیؒ بن ربیعہ تابعی ہیں محدثین کا اصول ہے کہ: لا حجة فی اقوال الصحابة لا سیما اذا عارضت المرفوع اقوال صحابہ اس وقت حجت نہیں جب مرفوع حدیث کے معارض ہوں۔(نیل الاوطار ج1 ص21) مرفوع حدیث کے مقابلے میں جب صحابی کے قول کو پیش نہیں کیا جا سکتا کجا کہ تابعین کے اقوال کو پیش کیا جائے، آٹھ رکعات تراویح رسول اللہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

علیہ السلام سے صحیح سند کے ثابت ہیں تو اس کے مقابلے میں تابعین کے اقوال وافعال کو نہیں پیش کیا جا سکتا

اثر نمبر ۱۲: قال الأعمش كان عبد الله بن مسعود يصلي عشرين ركعة ويوتر بثلاث۔ اعمش کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہؓ بن مسعود بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھتے تھے۔ (بیس رکعت 7، قیام اللیل)

جواب: عبداللہؓ بن مسعود ۳۲ھ میں فوت ہوئے، اعمش ۶۰ھ میں پیدا ہوئے (اکمال فی اسماء الرجال لصاحب المشکوۃ ص 605، ص 586) یعنی اعمش عبداللہؓ بن مسعود کی وفات کے ۲۸ سال بعد پیدا ہوئے، یہ روایت اعمش راوی کی وجہ سے منقطع ہے کیونکہ اعمش کی ابن مسعودؓ سے ملاقات ثابت نہیں منقطع روایت قابل عمل نہیں ہوتی۔

اجماع کا دعویٰ اور اس کی حقیقت

مفتی صاحب نے اپنے رسالہ کے صفحہ (۹) پر لکھا ہے کہ بیس رکعت تراویح پر چونکہ صحابہ کرام اور آئمہ اربعہ کا اجماع ہے، لہٰذا اس سے کم تراویح نہیں ہے، اور ان کے خلاف قول کرنا ضلالت اور گمراہی ہے۔

مفتی صاحب کے اس قول سے یہ بات واضح ہوگئی کہ بیس رکعات تراویح سنت نبوی نہیں ورنہ مفتی صاحب کے لیے دعویٰ کرنا معمولی بات ہے جیسا کہ انہوں نے اجماع صحابہ اور اجماع آئمہ اربعہ کا دعویٰ کیا ہے۔

مفتی صاحب باقی صحابہ کرام سے قبل خلفاء راشدین سے (سیدنا ابوبکر صدیقؓ، سیدنا عمر فاروقؓ، سیدنا عثمان غنیؓ، سیدنا علی مرتضیٰؓ) سے ثبوت پیش کریں کہ ان خلفاء میں سے کسی ایک نے خود بیس رکعات پڑھی ہوں یا بیس رکعات پڑھائی ہوں، کیونکہ یہ بات اظهر من الشمس (روز روشن کی طرح عیاں) ہے یہ خلفا نماز کی امامت خود کرواتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ سے صحیح سند کے ساتھ گیارہ رکعات تراویح مع وتر ثابت ہیں تو صحابہ کرامؓ کے بارے میں یہ سوچا بھی نہیں جا سکتا کہ وہ سنت رسول ﷺ کو چھوڑ کر بیس رکعات تراویح پر اجماع کرلیں، بیس رکعات تراویح کے اجماع کے دعویٰ میں مفتی صاحب نے نہ صرف اپنے اکابرین کی بلکہ آئمہ محدثین کی بھی مخالفت کی ہے اور پھر اپنے پیش کردہ دعویٰ کے خلاف امام ترمذی کا قول نقل کیا ہے امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ قیام رمضان کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے بعض (41) رکعات مع الوتر کے قائل ہیں اہل مدینہ کا قول اور عمل یہی ہے۔ (بیس رکعت ص 8) امام ترمذیؒ کے اس قول سے معلوم ہوا کہ مفتی صاحب تقلید کے چکر میں سوچ و بچار سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے کیونکہ ایک طرف تو وہ بیس رکعت کے اجماع کا دعویٰ کرتے ہیں اور دوسری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف اہل مدینہ اور بعض علماء کا قول اس کے خلاف نقل کرتے ہیں۔

سوال: اہل مدینہ اور علماء نے اس اجماع کی مخالفت کیوں کی؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اجماع ہوا ہی نہیں تھا اگر اجماع ہوتا تو اس کی مخالفت قطعاً نہ ہوتی۔

مفتی صاحب اپنے رسالہ کے صفحہ (14) پر امام مالک کے بارے میں لکھتے ہیں کہ امام مالک (36) رکعت کے قائل ہیں اور فرماتے ہیں یہ قدیم امر ہے، ایک طرف تو مفتی صاحب بیس رکعت تراویح پر آئمہ اربعہ کا اجماع لکھ رہے ہیں اور دوسری طرف آئمہ اربعہ میں سے امام مالک کو (36) رکعت کا قائل قرار دے کر اسے اجماع کا مخالف بنا رہے ہیں یہ کیسا اجماع ہے کہ اس اجماع میں شامل افراد اس اجماع کی مخالفت کر رہے ہیں، کیا کہنے مفتی صاحب کی فقاہت کے؟

مفتی صاحب اجماع کی شدت بیان کرتے کرتے اتنے متشدد ہوئے کہ ذرا خیال نہ آیا کہ میرا فتوٰی کیا ہے اور کن لوگوں پر ہے مفتی کا فتوٰی جو کہ صفحہ (۹) پر ہے، کہ بیس رکعت سے کم تراویح ہے اور اس کے خلاف قول کرنا ضلالت گمراہی ہے، اب ذرا غور فرمائیں کہ رسول اللہ ﷺ بذات خود بیس سے کم رکعات پڑھیں اور پڑھائیں، سیدنا عمرؓ نے سیدنا تمیم داریؓ اور سیدنا ابیؓ بن کعب کو بیس سے کم پڑھانے کا حکم دیا حنفی علماء نے بیس سے کم یعنی گیارہ رکعات کو سنت نبوی قرار دیا، ان تمام باتوں کو سامنے رکھ کر مفتی صاحب ہی بتائیں کہ ان کے فتوے کی زد سے کون بچا ہے؟

مفتی صاحب کیلئے میرا مشورہ یہ ہے کہ وہ اپنے بڑوں کی کتابیں پڑھنا شروع کر دیں پھر ان کی آنکھیں کھلیں گی اور پھر کبھی بھی بیس رکعت تراویح پر اجماع کا دعوٰی نہیں کریں گے۔

علامہ بدرالدینؒ عینی حنفی نے تعداد تراویح کے متعلق دس اختلافی اقوال نقل کیے ہیں جن میں تراویح کی رکعات درج ذیل بیان ہوئی ہیں (۴۱، ۳۹، ۳۴، ۲۸، ۲۴، ۲۰، ۲۱، ۲۳، ۱۷، ۱۳)۔

(عمدۃ القاری ج5 ص 356,357) اتنا زیادہ اختلاف۔

سوال : کیا اجماع اختلاف کو کہتے ہیں؟

مفتی صاحب کو اصول فقہ کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہیے، تا کہ اجماع کی تعریف سے آگاہی ہو سکے، لو مفتی صاحب کی آسانی کے لیے اجماع کی تعریف ملا علی جیونؒ حنفی کی مشہور کتاب سے "اجماع لغۃ اتفاق کو کہتے ہیں، شرعاً کسی ایک زمانہ میں امت محمدیہ کے نیک مجتھدین کا کسی (شرعی) معاملہ پر اتفاق کر لینا چاہے وہ معاملہ قولی ہو یا فعلی"۔ (نور الانوار ص 219)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مؤلف کا مختصر تعارف

مؤلف رسالہ ہٰذا (حکیم محمد اسلم ربانی) کا مختصر تعارف یہ ہے کہ آپ نے گاؤں کدلٹھی آڑا (اصغر آباد) تحصیل ساہیوال ضلع سرگودہا کے ایک متوسط گھرانے میں آنکھ کھولی، آپ کے والد کا نام احمد خان صاحب ہے، آپ نے 1989 میں گورنمنٹ ہائی سکول نمبر 1 سرگودہا سے میٹرک کا امتحان پاس کیا میٹرک کے بعد درس نظامی کیلئے جامعہ رحمانیہ نیو گارڈن ٹاؤن لاہور میں داخلہ لیا وہیں پر زیر تعلیم رہتے ہوئے فاضل عربی اور دیگر امتحانات پاس کیے، مذکورہ جامعہ سے سند فراغت حاصل کی، جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے الشھادۃ العالیہ کی سند حاصل کی، منصورہ لاہور سے رابطۃ المدارس کی سند حاصل کی، آپ نے 1996ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے بی اے کیا اور پھر اسی یونیورسٹی سے 2001ء میں ایم اے عربی کیا، گورنمنٹ ایلیمنٹری کالج لاہور سے OT کیا اور طبیہ کالج سرگودھا سے طب و جراحت کا چار سالہ ڈپلومہ حاصل کیا۔

آپ نے جن مشائخ سے اکتساب فیض کیا وہ زیادہ تر فاضلین مدینہ یونیورسٹی ہیں، جن میں سے شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی صاحب مرحوم، فضیلۃ الشیخ محمد رمضان سلفی صاحب، فضیلۃ الشیخ محمد شفیق صاحب فضیلۃ الشیخ عبد الستار صاحب، فضیلۃ الشیخ قاری عبد الحلیم صاحب، فضیلۃ الشیخ قاری محمد ابراہیم میر محمدی صاحب، فضیلۃ الشیخ طاہر محمود صاحب، فضیلۃ الشیخ عبد الرشید راشد صاحب مرحوم ہیں، آپ تقریبا 30 سال سے مختلف سکولوں میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں، 1998 سے جامع مسجد المنار اہلحدیث کدلٹھی آڑا (اصغر آباد) میں خطابت کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں، آپ الجامعۃ الاسلامیہ کدلٹھی آڑا (اصغر آباد) کے مدیر اور مدرس بھی ہیں اور آپ کی خواہش ہے کہ اس ادارے میں بڑے پیمانے پر درس و تدریس کا کام جاری و ساری ہو اللہ تعالیٰ اس معاملے آپ کی مدد نصرت فرمائے، آپ (ادارة المساجد والمشاريع الخيريه بالرياض) سعودی عرب کی طرف سے تین سال مبعوث بھی رہ چکے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "